ختم نبوت

کورس

سبق نمبر: 8

مسئلہ اجرائے نبوت پر چند آیات پر قادیانیوں کے باطل شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

مرتب: مولانا سعد کامران

سبق نمبر 8

مسئلہ اجرائے نبوت پر چند آیات پر قادیانیوں کے باطل شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

آیت نمبر 3:

قادیانی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں قرب قیامت ایک اور نیا رسول قادیان میں پیدا ہوگا۔ اور وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا۔ آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ.

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کریں اور ان کو پاکیزہ بنائیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں۔ اور ان میں

سے کچھ اور بھی ہیں جو ابھی آکر ان سے نہیں ملے۔ وہ بڑے اقتدار والا بڑی حکمت والا ہے"۔

(سورۃ الجمعہ آیت 2،3)

"قادیانیوں کا باطل استدلال"

قادیانی قرآن مجید کی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امت محمدیہؐ میں قرب قیامت ایک اور نیا رسول قادیان میں پیدا ہو گا۔ اور وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

اگر اس آیت کی تفسیر "تفسیر القرآن بالقرآن" دیکھیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ آیت کریمہ دراصل اس دعا کا جواب ہے جو حضرت ابراھیمؑ نے اپنی اولاد کے لئے مانگی تھی۔ وہ دعا یہ ہے۔

"رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ ؕ"

ترجمہ: "ہمارے پروردگار! ان میں سے ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہی میں سے ہو۔ جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور انہیں پاکیزہ بنائے"۔

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر129)

اللہ تعالیٰ نے ابراھیمؑ کی اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو مبعوث فرمایا جیسا کہ زیر بحث آیت میں ذکر ہے۔

"ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ".

ترجمہ: "وہی ہے جس امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اس کی

آیتوں کی تلاوت کریں اور ان کو پاکیزہ بنائیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں"۔

(سورۃ الجمعہ آیت نمبر2)

مبعوث تو آپ ﷺ عرب کے لوگوں میں ہوئے لیکن آپ ﷺ ہادی و بر حق اور نبی و رسول قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک کی اور آیات سے بھی ظاہر ہے۔

"یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا"

ترجمہ: "اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا گیا رسول ہوں"۔

(سورۃ الاعراف آیت نمبر158)

پس چونکہ آپ ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے رسول ہیں لہذا آپ کے زمانہ نبوت میں کسی نئے رسول یا نبی کی کوئی گنجائش نہیں۔

جواب نمبر2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ""كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: ""لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ".

"حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔"وآخرین منهم لما یلحقو بهم " تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ حتی کہ تیسری بار سوال عرض

کرنے پر آپ ﷺ نے ہم میں بیٹھے ہوئے سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو یہ لوگ (اہل فارس) اس کو پالیں گے"۔

(بخاری حدیث نمبر 4897، کتاب التفسیر، باب یاتی من بعدی اسمہ احمد، مسلم حدیث نمبر 6498، ترمذی حدیث نمبر 3310)

اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل فارس کی ایک جماعت ہوگی جو اسلام کی تقویت کا باعث بنے گی ۔چنانچہ اس حدیث کے مصداق عجم و فارس میں بڑے بڑے محدثین، فقہاء، مفسرین، مجددین، صوفیاء اور اولیاء کرام پیدا ہوئے ہیں۔ جو اسلام کی تقویت کا باعث بنے ہیں۔اس حدیث نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ آپ ﷺ ہر حاضر اور غائب کے نبی ہیں اور قیامت تک جتنے بھی لوگ آئیں گے آپ ﷺ ان سب کے نبی ہوں گے۔ مزید کسی نئے نبی کی گنجائش نہیں۔

جواب نمبر3:

امام رازیؒ جو مرزا صاحب سے پہلے کے مفسر ہیں وہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابن عباسؓ اور مفسرین کی جماعت کہتی ہے کہ آخرین سے مراد عجمی ہیں (یعنی آپ ﷺ عرب و عجم کے لئے معلم و نبی ہیں)مقاتلؒ کہتے ہیں کہ اس سے تابعین مراد ہیں۔سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ امیین سے عرب مراد ہیں اور آخرین سے مراد وہ تمام اقوام ہیں جو قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گی۔

(تفسیر کبیر جلد30 صفحہ 3)

لیجئے! مرزا صاحب کے تسلیم کیے گئے مفسرین کے مطابق اس آیت سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے آپ ﷺ ان تمام لوگوں کے نبی ہیں۔

جواب نمبر4:

اس آیت کے بارے میں جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے مرزا صاحب اس کے مطابق بھی نبی ثابت نہیں ہوتے بلکہ "کذاب" ثابت ہوتا ہے۔آیئے مرزا صاحب کی اس تحریر کا جائزہ لیتے ہیں

جو مرزا صاحب نے زیر بحث آیت کے متعلق لکھی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”خدا وہ ہے جس نے امیوں میں سے انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے اگرچہ پہلے وہ صریح گمراہ تھے۔ اور ایسا ہی وہ رسول جو ان کی تربیت کر رہا ہے ایک دوسرے کی بھی تربیت کرے گا جو انہی میں سے ہو جائیں گے۔ گویا تمام آیت معہ اپنے الفاظ مقدرہ یوں ہے۔

"هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ"۔

یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ کرامؓ کے اور بھی ہیں۔ جن کا گروہ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہو گا۔ اور جیسے نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی تربیت فرمائی۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے“۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 208،209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 208،209)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1. اخیر زمانہ میں ایک گروہ کثیر پیدا ہو گا۔
2. وہ گروہ خالص اور کامل بندوں پر مشتمل ہو گا۔
3. اس گروہ کی باطنی طور پر تربیت خود آپ ﷺ فرمائیں گے۔

لیجئے مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق بھی آخرین کی تربیت خود حضور ﷺ فرمائیں گے۔ نہ کہ کوئی ایسا شخص جو قادیان میں پیدا ہوا اور خود کو نبی اور رسول کہتا ہو۔

"خلاصہ"

پس ثابت ہوا کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے نبی ہیں۔ اب نہ کسی نئے نبی کی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔

آیت نمبر4:

قادیانی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرامؑ سے اور خود رسول اللہ ﷺ سے یہ عہد لیا تھا کہ سب انبیاء اور رسولوں کے بعد ایک رسول آئے گا۔ اور تمام انبیاء کرامؑ کی زندگی میں اگر وہ رسول آگیا تو تمام انبیاء کرامؑ کو اس کی تصدیق اور مدد کرنی پڑے گی۔ قادیانی کہتے ہیں کہ جس رسول کے آنے کی بات اس آیت میں ہو رہی ہے اس سے مراد نعوذ باللہ مرزا صاحب ہے۔
آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْھَدُوْا وَ اَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ".

ترجمہ: "اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں،

پھر تمھارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمھارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں"۔

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 81)

اس کے علاوہ درج ذیل آیت بھی ہے:

"وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَهُمۡ وَ مِنۡكَ وَ مِنۡ نُّوۡحٍ وَّ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ مُوۡسٰی وَ عِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ ۪ وَ اَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا ۙ"

ترجمہ: "اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد رکھو جب ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا تھا اور تم سے بھی، اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی۔ اور ہم نے ان سے نہایت پختہ عہد لیا تھا"۔

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 7)

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

اس آیت کی تفسیر خود مرزا صاحب نے لکھی ہے اور اس تفسیر میں مرزا صاحب نے آنے والے رسول سے مراد حضور ﷺ کو لیا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا۔ اور پھر تمھارے پاس آخری زمانے میں میرا رسول آئے گا جو تمھاری کتابوں

کی تصدیق کرے گا۔ تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا۔ اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔۔۔اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہوگئے تھے۔ یہ حکم ہر نبی کی امت کے لئے ہے۔ کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاو"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 131،130 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 134،133)

جب خود مرزا صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں آنے والے نبی سے مراد "محمد ﷺ" کو لیا ہے۔ تو پھر قادیانیوں کی تاویل تو خود ہی باطل ہو جاتی ہے۔

جواب نمبر2:

تمام مفسرین کرام نے اس آیت میں "ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ" سے مراد حضور ﷺ کی ذات اقدس کو لیا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر یوں کی ہے۔

"مَابَعَثَ اللهُ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ اِلَّا اَخَذَ عَلَيْهِ الْمِيْثَاقَ لَئِنْ بَعَثَ اللهُ مُحَمَّدًا وَهوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّهُ وَآمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ الْمِيْثَاقَ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ وَهمْ اَحْيَاءٌ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّهُ"-

"اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس سے یہ عہد لیا کہ اگر تمھاری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا تو ان پر ضرور ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ اس طرح اللہ نے ہر اس نبی کو حکم دیا کہ آپ اپنی امت سے پختہ عہد لیں۔ کہ اگر اس امت کے ہوتے ہوئے وہ نبی (آخر الزماں) تشریف لے آئیں تو وہ امت ضرور ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرے"۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ 177، جامع البیان صفحہ 55)

جواب نمبر3:

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں رسول کا لفظ نکرہ ہے۔ تو اس سے کیسے معرفہ مراد ہو سکتی ہے؟؟ اسکا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے خود نکرہ کو معرفہ بنا کر اس کی تخصیص کر دی ہے۔

اس کے علاوہ درج ذیل آیات میں بھی رسول کا لفظ نکرہ ہے۔

1. هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا ۔۔۔۔۔۔(الجمعہ آیت نمبر 4)
2. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا ۔۔۔۔۔۔۔(البقرۃ آیت نمبر 129)
3. لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۔۔۔۔۔(التوبہ آیت 128)

اگر ان آیات میں نکرہ میں تخصیص کر کے رسول کو معرفہ بنایا جا سکتا ہے تو ہماری زیر بحث آیت میں رسول کو معرفہ کیوں نہیں بنایا جا سکتا؟؟

جواب نمبر 4:

مرزا صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اس آیت سے بنص صریح ثابت ہوا کہ تمام انبیاء جن میں حضرت مسیح بھی شامل ہیں مامور تھے کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لاویں اور انہوں نے اقرار کیا کہ ہم ایمان لائے۔"

(عصمت انبیاءؑ صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 675)

مرزا صاحب کی اس تفسیر سے پتا چلا کہ اس آیت میں حضور ﷺ کی آمد کے بارے میں وعدہ لیا جا رہا ہے کہ اگر حضور ﷺ کسی نبی کے زمانہ نبوت میں تشریف لے آئیں تو اس نبی کو اپنی نبوت کی تبلیغ چھوڑ کر حضور ﷺ کی پیروی کرنی پڑے گی۔

جواب نمبر 5:

قادیانی جو سورۃ احزاب کی آیت میثاق پیش کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی تفسیر خود قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ حکیم نور الدین نے لکھی ہے اس کے مطابق اس آیت میں سب نبیوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی خبر دینے اور ان کے ظہور کی پیشگوئی کرنے کا عہد لیا حتی کہ حضور ﷺ سے بھی کہ اپنی نبوت کا اندازہ کریں۔

(حقائق الفرقان جلد3 صفحہ 391)

حکیم نور الدین کی اس تفسیر سے پتا چلا کہ اس آیت میں حضور ﷺ کے بعد آنے والے کسی نئے نبی کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس آیت میں بھی حضور ﷺ کی آمد کے بارے میں وعدہ لیا جا رہا ہے کہ اگر حضور ﷺ کسی نبی کے زمانہ نبوت میں تشریف لے آئیں تو اس نبی کو اپنی نبوت کی تبلیغ چھوڑ کر حضور ﷺ کی پیروی کرنی پڑے گی۔

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہماری زیر بحث آیت میں جس نبی کے آنے کے بارے میں تمام انبیاء کرامؑ سے وعدہ لیا جا رہا ہے۔ وہ نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ اس بات کو 14 صدیوں کے تمام مفسرین کرام نے بیان کیا ہے۔ اور خود مرزا صاحب نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قادیانیوں کی تاویل باطل ہے۔

آیت نمبر 5:

قادیانی اجرائے نبوت کے موضوع پر قرآن مجید کی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس آیت میں ذکر ہے کہ ایمان والوں کی ایک نشانی بیان ہوئی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بعد آنے والے نبی پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس پتہ چلا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔

آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں اور پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ".

ترجمہ:"اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں"۔

جواب نمبر1:

اس آیت میں حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر ایمان لانے کا بیان نہیں ہورہا بلکہ قیامت کے دن پر ایمان لانے کا بیان ہورہا ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کی اگر اس آیت کی تفسیر القرآن بالقرآن کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن پر ایمان کو اس آیت میں بیان کیا جارہا ہے۔جیسا کہ درج ذیل آیت ہماری زیر بحث آیت کی تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔

"وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِىَ الۡحَيَوَانُ".

ترجمہ:"اور حقیقت یہ ہے کہ دار آخرت ہی اصل زندگی ہے"۔

اس آیت سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔

جواب نمبر2:

قرآن پاک میں 50 سے زائد مرتبہ آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ آخرت کے لفظ سے قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی مراد ہے۔لہذا قرآن کے اسلوب کے مطابق ہماری زیر بحث آیت میں بھی قیامت اور قیامت کے بعد یعنی آخرت کی زندگی مراد ہے۔

جواب نمبر3:

اس آیت سے مرزا صاحب نے بھی آخرت کی زندگی مراد لی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان ﷺ پر جو کچھ اتارا گیا اس پر ایمان لائے۔ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔ اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا اور سزا کو مانتا ہو“۔

(تفسیر مرزا غلام احمد قادیانی جلد2 صفحہ 75)(الحکم 10 اکتوبر 1904ء)

مندرجہ بالا حوالے میں مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔ لہذا قادیانیوں کا باطل استدلال ان کے گرو مرزا صاحب کے نزدیک بھی باطل ہے۔

جواب نمبر4:

قادیانیوں کے پہلے نام نہاد خلیفہ حکیم نورالدین نے بھی آخرت سے مراد آخرت کی گھڑی لی ہے۔

(البدر 4 فروری 1909ء)

”خلاصہ کلام“

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قادیانیوں کا اس آیت سے کیا گیا استدلال خود مرزا صاحب اور حکیم نورالدین کے نزدیک بھی باطل ہے اور آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔

آیت نمبر6:

"ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۝"

ترجمہ: ”یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ اللہ کا دستور یہ ہے کہ اس نے جو نعمت کسی قوم کو دی ہو اسے اس وقت تک بدلنا گوارا نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کرلیں اور اللہ ہر

بات سنتا، سب کچھ جانتا ہے"۔

(سورۃ الانفال آیت نمبر 53)

قادیانی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اور امت محمدیہ ﷺ اس نبوت والی نعمت سے کیوں محروم ہو سکتی ہے۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

جس طرح نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اسی طرح شریعت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ پس اگر قادیانیوں کے نزدیک شریعت والی نعمت ختم ہو سکتی ہے تو بغیر شریعت کے نعمت کیوں ختم نہیں ہو سکتی۔

(یادرہے قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد شریعت والا نبی نہیں آسکتا)

جواب نمبر 2:

اگر نبوت کو قادیانی نعمت سمجھتے ہیں تو پھر اس نعمت کو مرزا صاحب کے بعد بھی جاری رہنا چاہیے تھا حالانکہ قادیانی مرزا صاحب کے بعد نبوت کو بند سمجھتے ہیں۔ اگر قادیانیوں کے نزدیک نبوت نعمت ہے تو مرزا صاحب کے بعد کیوں بند ہے؟

جواب نمبر 3:

ہم تو اس بات کے قائل ہیں کہ نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ جس طرح سورج کے نکلنے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت نہیں رہتی اسی طرح حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی بھی قسم کی نئی نبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اسلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ ۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا".

ترجمہ: "اپنے رب کے حکم سے وہ ہر آن پھل دیتا ہے"۔

(سورۃ ابراھیم آیت نمبر 25)

یعنی شجرہ اسلام قیامت تک سر سبز و شاداب اور فیضان رساں رہے گا۔ اسلام کا فیضان قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود بتادیا کہ اسلام کا فیضان قیامت تک منقطع نہیں ہوگا تو اس سے نئے نبی کی گنجائش خود بخود ہی ختم ہو جاتی ہے۔

"خلاصہ کلام"

نبوت ایک نعمت ہے لیکن حضور ﷺ کے آنے سے اس نعمت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اور حضور ﷺ کی نبوت ایسی کامل نبوت ہے کہ اب تا قیامت حضور ﷺ کی نبوت ہی چلے گی۔